بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرعی دم

کے ذریعہ بیماری کا علاج کیجیے!

نظر، حسد، جادو اور دیگر بیماریوں
کا شرعی علاج قرآن وسنّت کے ذریعہ

جمع و ترتیب

الشیخ حماد امین چاؤلہ



المدینہ اسلامک ریسرچ سینٹر

جامع مسجد سعد بن ابی وقاص، نزد نثار شہید پارک ڈیفنس فیز 4 کراچی

+92-322-2056928 info@islamfort.com 021-35896959 /islamfort1 /islamfort1

www.islamfort.com

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوٰۃ کے بعد!

یہ مختصر سا کتابچہ رقیہ شرعیہ (شرعی دم) کے حوالہ سے ہے کہ جس میں نہایت اختصار کے ساتھ شرعی دم (یعنی دم سے متعلّق آیات، اذکار و وظائف کا مجموعہ) اور اُس سے متعلّقہ چند اہم امور ذکر کیے گئے ہیں، چونکہ اس کتابچہ میں ہمارا مقصد بیماریاں، نظرِ بد، حسد، جادو وغیرہ سے متعلّق گفتگو پیش کرنا نہیں ہے اس لیے تفصیلات سے اجتناب کرتے ہوئے اجمال و اختصار اور قارئین کی سہولت کے پیشِ نظر چند اہم باتوں کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے۔

اس کتابچہ میں رقیہ شرعیہ کی اہمیت و ضرورت، رقیہ شرعیہ سے مراد، رقیہ کا حکم، نظرِ، حسد اور جادو سے متعلقہ چند اہم باتیں، نظر کیسے، کب اور کس کی لگتی ہے؟ رقیہ کرنے سے پہلے کرنے والے کام، رقیہ شرعیہ کی صورتیں، قرآن کریم سے رقیہ، سنتِ مطہرہ سے رقیہ، اور رقیہ شرعیہ کا طریقہ اختصار سے بیان کیا گیا ہے۔

موجودہ روحانی بیماریوں، پریشانیوں کی وجہ اور رقیہ شرعیہ کی اہمیت وضرورت

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر دور کی طرح آج بھی ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ مختلف قسم کی بیماریوں، تکالیف و مصیبتوں میں مبتلا ہیں مگر آج لوگوں کی دین سے دوری و غفلت، مادّیت پرستی، نفسانی ناجائز خواہشات کی پیروی اور دنیا کے عارضی و فانی نفع کے حصول کی وجہ سے معاشرہ میں حسد وجلن، نظر بد، حتی کہ جادو کرنا کرانا بہت عام ہوگیا ہے جس کی وجہ سے معاشرے کا سکھ وچین بھی ختم ہوگیا ہے، نفرتیں، عداوتیں، قطع رحمی بھی بہت عام ہورہی ہے، آئے روز عجیب قسم کے معاملات سامنے آتے رہتے ہیں اور دوسری طرف لوگ اپنی حاجت روائی، مشکل کشائی اور نظرِ بد، حسد، جادو وغیرہ اور مختلف مسائل و بیماریوں کے حل کے لیے، قبر پرستی، جادو و کہانت، ستاروں کی گردش، جعلی عامل و پیروں کا سہارا لیتے نظر آتے ہیں جبکہ یہ سب امور حرام، شرکیہ اور باطل ہیں۔ اور نا صرف دین و ایمان کے لیے خطرہ ہیں بلکہ انسان کے معاملات کو بجائے سنوارنے، سدھارنے کے مزید بگاڑتے ہیں۔ حتی کہ ایک مسلمان جو اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دینِ اسلام پر ایمان رکھتا ہو اُس کے لیے تو یہ بھی جائز نہیں کہ وہ نظرِ بد، حسد اور جادو کے جواب میں یہی سب کرے یا جادو کا علاج جادو سے کرے۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو اہلِ اسلام و ایمان کے لیے بطور ہدایت، رحمت اور شفا کے طور پر نازل فرمایا ہے جس میں اُن کے ظاہری و باطنی، جسمانی و روحانی ہر طرح کی بیماری کا علاج موجود ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و سنّتِ مطہرہ میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت شدہ اذکار و وظائف میں بھی ہر مسئلہ، بیماری و پریشانی کا علاج موجود ہے اور ان سب کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو حلال و پاکیزہ دوائیں و اسباب اختیار کرنے کی بھی اجازت ہے۔ اور اگر صحیح معنوں میں ایک مسلمان ان سب امور کو اختیار کرے تو وہ نا صرف شیاطین انس و جن سے اللہ کی امان میں رہے گا بلکہ ہر طرح کے حسد، نظرِ بد اور جادو وغیرہ سے بھی محفوظ رہے گا۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اس حوالہ سے ہم سب اپنی بھی اصلاح کریں اور معاشرہ کی بھی۔ اللہ توفیق عطاء فرمائے۔

رقیہ شرعیہ (شرعی دم) سے مراد

رقیہ شرعیہ (شرعی دم) سے مراد پیارے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا مبارک و مسنون عمل ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں اور اُس کی بلند و باکمال صفات جو قرآنی آیات و مسنون اذکار میں ذکر کی گئیں ہیں کے ذریعہ بغیر کسی اور وسیلہ کے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور بالخصوص نظرِ بد، حسد، بُرے اثرات، جادو و دیگر بیماریوں اور شیطانی حملوں سے حفظ و امان میں رہنے اور مبتلا ہو جانے کے بعد ان امراض سے نجات و شفا یابی کے لیے قرآن و سنت سے ثابت شدہ مخصوص اذکار و وظائف کا اہتمام کرنا، رقیہ شرعیہ (شرعی دَم) کہلاتا ہے۔

رقیہ شرعیہ کرنے یا کروانے کا شرعی حکم اور ضروری ہدایات

رقیہ شرعیہ جائز ہے بشرطیکہ قرآن کریم یا مسنون اذکار و وظائف اور دعا کے ذریعہ سے کیا جائے۔ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

لا بأس بالرُّقی ما لم تکن شِرکاً،

کہ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اُس میں کوئی شرکیہ (بات و عمل) نہ ہو (اور نہ ہی وہ

شرک کا ذریعہ و وسیلہ ہو)۔(صحیح مسلم)

اور اہلِ علم کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ رقیہ یعنی دم کرنا تین شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

① وہ اللہ کے کلام یا اُس کے اسماء و صفات کے ذریعہ ہو۔

② عربی میں یا ایسی زبان میں ہو جس کا معنی و مفہوم واضح ہو، سمجھ میں آئے۔

③ اور اعتقاد بہر صورت یہی ہو کہ رقیہ میں بذاتہ کوئی تاثیر نہیں بلکہ تاثیر اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی تاثیر پیدا فرماتا ہے۔(آخر الذکر کے شرط ہونے میں اختلاف ہے جبکہ راجح بات یہی ہے کہ وہ شرط ہے)(فتح الباری لابن حجر 10 / 195)

اور رقیہ شرعیہ (شرعی دم) کرنے یا کروانے والے کے لیے بھی یہ لازمی ہے کہ وہ یہ مضبوط عقیدہ رکھے کہ اس کائنات میں تمام نعمتیں دینے والا صرف اور صرف اللہ الٰہ العالمین ہی ہے اور ہر قسم کی مصیبت و تکلیف اور پریشانی و بیماری سے نجات دینے والا بھی بس وہی اللہ ربّ العالمین ہی ہے، اُس اللہ کے علاوہ کوئی بھی، کہیں بھی، کسی کو بھی، کسی بھی طرح کا نفع یا نقصان پہچانے کی طاقت و اختیار نہیں رکھتا۔لہٰذا اللہ ہی پر بھروسہ رکھے، اُس کی رحمت سے مایوس نہ ہو اور یہ سمجھ لے کہ شفا بھی صرف اُسی کے ہاتھ میں ہے اور دوا اور دعاء میں بھی بذاتِ خود کوئی تاثیر نہیں بلکہ اس میں بھی تاثیر اللہ ہی اپنی مشیئت سے پیدا فرماتا ہے۔لہٰذا ہر بندہ اللہ ہی سے لو لگائے، التجائیں وہ دعائیں کرے اور ان سب کے ساتھ ساتھ صبر کا دامن کبھی نہ چھوڑے کہ صبر اور نماز کے ذریعہ اہلِ ایمان کو مدد طلب کرنے کا حکمِ الٰہی ہے۔

نظرِ، حسد اور جادو وغیرہ سے متعلقہ چند اہم باتیں

اس میں کوئی شک نہیں جادو، نظرِ اور حسد، اور ان سب کا دوسروں پر اللہ کے حکم سے اثر انداز ہو جانا یہ عین حق اور درست بات ہے، قرآن و سنّت میں اس کا ثبوت موجود ہے۔

جادو کا ثبوت

قرآن مجید کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جادو کا عمل مختلف انبیاء علیہم السلام کے عہد میں جاری

تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید کے مختلف مقامات پر سیدنا صالح، موسیٰ اور سلیمان علیہم السلام کے عہد میں جادو اور جادوگروں کا تذکرہ موجود ہے۔

اسی طرح احادیثِ مبارکہ سے سحر اور جادو کا ثبوت بیان کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کافی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات ہلاک کرنے والے کبیرہ گناہوں سے امت کو بالخصوص متنبہ فرمایا ہے اور اسمیں پہلا: شرک بیان فرمایا اور دوسرا: جادو کرنا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اس فرمان میں سحر اور جادو کو بھی ایک زمینی حقیقت کے طور پر تسلیم فرماتے ہوئے جیسے دوسری چھ چیزوں سے منع فرمایا، اسی طرح جادو سیکھنے اور کرنے سے بھی منع فرمایا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک جادو کا کوئی وجود نہ ہوتا، اس کی کوئی حقیقت نہ ہوتی، یہ محض لوگوں کا خرافاتی افسانہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رسول کی حیثیت سے اس کا شرعی حکم بیان نہ فرماتے اور اسے دیگر حرام چیزوں کے ساتھ حرام قرار نہ دیتے۔ جس چیز کا وجود ہی نہیں اس کے احکام، حرام وحلال ہونے کا کیا معنی ہوسکتا ہے؟

لہٰذا قرآنِ مجید، احادیث صحیحہ، فقہائے مذاہب، ائمہ محدثین اور جمہور علمائے اسلام کی تصریحات کے مطابق جادو ایک ٹھوس حقیقت ہے اور دیگر امراض وتکالیف کی طرح ایک مرض ہے مگر بذاتِ خود مؤثر نہیں، بلکہ مشیتِ الٰہی کے ساتھ مشروط ہے، جس کا انکار ہرگز صحیح نہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو جادو کیے جانے کا ثبوت کئی صحیح روایات سے ثابت ہے البتہ جادو کا اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسمانی صحت تک محدود رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل، قلب اور اعتقاد وغیرہ، اور رسالت کا کوئی پہلو اس سے متاثر نہ تھا۔ بالفاظ دیگر اس جادو کا اثر ذاتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تھا۔ نبوتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بالکل غیر متاثر رہی، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل، تمیز، قلب اور اعتقاد بالکل محفوظ رہے۔ یہی اہل السنۃ والجماعۃ سلف صالحین کا عقیدہ ہے۔

نظر لگ جانے کا ثبوت اور اس کی تاثیر: فرمانِ الٰہی ہے:

وَاِنۡ يَّكَادُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَيُزۡلِقُوۡنَكَ بِاَبۡصَارِهِمۡ

ترجمہ: ''اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں''۔ (سورۃ القلم: 51)

یعنی اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کی حمایت وحفاظت نہ ہوتی تو کفار کی حاسدانہ نظروں سے

آپ ﷺ نظر بد کا شکار ہو جاتے۔ چنانچہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے یہی مفہوم بیان کیا ہے، اور وہ مزید لکھتے ہیں: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نظر کا لگ جانا اور اس کا دوسروں پر، اللہ کے حکم سے اثر انداز ہونا، حق ہے۔ اور فرمانِ رسول ﷺ بھی ہے: ''نظر (کا لگ جانا) حق ہے، اور اس کے ساتھ شیطان اور ابنِ آدم کا حسد شامل ہو جاتے ہیں''۔ (صحیح بخاری)

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: ''نظر (کا لگ جانا) حق ہے، اور اگر تقدیر پر سبقت لیجانے والی کوئی شئی ہوتی تو وہ ''نظر'' ہی ہوتی، لہٰذا جب (کسی کو تمہاری نظر لگ جانے کا شک ہو اور شفایابی کے لیے) تم سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو تم غسل کر لیا کرو (تا کہ تمہارا غسل کیا ہوا پانی مریض پر شفایابی کے لیے ڈالا جائے اور وہ اللہ کے حکم سے شفایاب ہو جائے)''۔ (صحیح مسلم)

اسی طرح رسولِ اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کے بعد میری امّت میں سب سے زیادہ اموات نظرِ بد سے ہوتی ہیں''۔ (صحیح الجامع، حدیث: 1217، سلسلہ صحیحہ: 747)

حسد کے تعلّق سے

قرآن مجید کی سورۃ الفلق کی آیت کا ذکر کافی ہے کہ جس میں جن اہم چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرنے کا حکم ہے اُن میں ایک حسد ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵ (سورۃ الفلق)

''اور (میں رب کی پناہ طلب کرتا ہوں) حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے''۔

حسد کے حوالہ سے معروف مفسّرِ قرآن عبد الرّحمٰن کیلانی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: حَسَدَ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت، فضیلت، عز و شرف عطا کیا ہو تو اس پر کوئی دوسرا شخص اس سے جلے اور یہ چاہے کہ اس سے یہ نعمت چھن کر حاسد کو مل جائے یا کم از کم (یہ چاہے کہ وہ نعمت) اس سے ضرور چھن جائے۔ البتہ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس جیسی نعمت مجھے بھی اللہ عطا کر دے تو یہ حسد نہیں بلکہ رشک ہے جسے عربی زبان میں (غِبطہ) کہتے ہیں اور یہ جائز ہے۔ حاسد سے پناہ اس صورت میں مانگی گئی ہے جب وہ حسد کرے اور حسد کی بنا پر کوئی

نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔(ورنہ) اس سے پہلے وہ محسود کے لیے ایسا شر نہیں بنتا کہ اس سے پناہ مانگی جائے۔ وہ اپنے طور پر اندر ہی اندر جلتا ہے تو جلتا رہے۔ اسے اپنے اس عمل کی یہی سزا کافی ہے۔

نظر کیسے، کب اور کس کی لگتی ہے؟

- نظر اس انداز سے لگتی ہے کہ ایک شخص کسی کو دیکھے اور اُسے اُس کی شخصیت، خوبصورتی، لباس، رہن سہن یا کوئی بھی چیز اچھی لگے، پسند آجائے اور اُسے دیکھ کر یا تو اُسمیں اُسے بطورِ حسد حاصل کرنے کی شدید خواہش وتمنّا پیدا ہو اور ایسے میں وہ اُس کی تعریف و توصیف زبان یا خیال میں اللہ کا نام لیے بغیر کرے تو اُس کی آنکھوں سے ایسی زہریلی شعائیں نکلتی ہیں جو درحقیقت ایک طرح کا وصف یعنی زبان کا زہر ہوتا ہے اور شیطان جو انسان کو نقصان پہچانے کی تاک میں رہتا ہے وہ اس وصف کو جذب کر لیتا ہے اور جس سے حسد کیا گیا ہوتا ہے یا جسے نظر لگنی ہوتی ہے وہ اللہ کے حکم سے اُس کے بدن پر اثر انداز ہو جاتا ہے اور اسے بیماری، تکلیف ومصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

تنبیہ: بسا اوقات دیکھنے والے کے دل میں بطورِ حسد اُس کے حصول کی تمنّا پیدا نہیں ہوتی، بس دیکھنے والا اُسے پسندیدگی سے دیکھتا ہے اور پسندیدہ چیز کی نسبت اُس کے خالق ومالک اور عطا کرنے والے رب العالمین کی طرف نہیں کرتا اور اُس پر اُسے برکت کی دعا بھی نہیں دیتا اور اسطرح اُس کی نظر اُس دوسرے شخص پر حاوی ہو جاتی ہے اور وہ مسائل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا نظر لگنے کی وجہ ضروری نہیں کہ حسد ہی ہو بلکہ بغیر حسد کے بھی نظر لگ جاتی ہے۔ واللہ اعلم

- نظر کے تعلّق سے یہ بات بھی قابلِ فہم ہے کہ نظر لگنے کے لیے ضروری نہیں کہ جس کی نظر لگے وہ کوئی فاسق وفاجر آدمی ہو بلکہ نیک آدمی کی نظر بھی لگ سکتی ہے۔
- ایک شخص کو اُس کی خود کی بھی نظر لگ سکتی ہے۔
- نظر لگنے کے لیے جس کی نظر لگی اُس کی نیت وارادہ کا ہونا ضروری نہیں بلکہ بغیر ارادہ بھی

کسی کی نظر لگ سکتی ہے۔

- ❁ یہ بھی ضروری نہیں کہ جو نظر لگانا چاہے اُس کی بہر صورت نظر لگ جائے۔ اللہ کی مشیت کے بغیر کوئی کسی کو نقصان پہنچانے پر قادر نہیں۔
- ❁ امام ابنِ قیّم بدائع الفوائد میں فرماتے ہیں کہ نظر کا شکار صرف انسان نہیں بلکہ حیوانات، چرند، پرند، جمادات، کھیت کھلیان، گھر، مال ومتاع سب ہو سکتے ہیں۔
- ❁ اور امام ابنِ قیّم زاد المعاد میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ: نظر لگنے کا تعلّق محض آنکھوں سے نہیں ہوتا بلکہ بسا اوقات نابینا کی بھی نظر لگ جاتی ہے کہ اُس کے سامنے کچھ بیان کیا جائے کہ جس سے اُس کے دل میں پسندیدگی پیدا ہو اور گذشتہ سطور میں بیان کردہ صورت میں اُس کی نظر واقع ہو جائے۔ اور فرماتے ہیں کہ: اکثر و بیشتر بغیر دیکھے بھی نظر لگ جاتی ہے۔
- ❁ کسی کو کوئی بھی مصیبت، تکلیف، پریشانی یا بیماری پہنچے اُس کی وجہ عموماً انسان کے اپنے اعمال ہی ہوتے ہیں جیسے انسان کے اپنے گناہ، فرائض وواجبات یا حقوق کی عدم ادائیگی، محرمات و ناجائز امور کا ارتکاب یا جن موقعوں پر شرعی اذکار و وظائف کا اہتمام کرنا چاہیے تھا اُس نے ایسا نہیں کیا لہٰذا ایسا کر کے اُس نے خود کو اللہ کی حفظ و امان میں دینے کے بجائے شیاطینِ انس وجن کے سپرد کر دیا اور مصیبت میں واقع ہو گیا۔
- ❁ بسا اوقات مذکورہ مسائل کی وجہ اللہ کی طرف سے آزمائش بھی ہوتی ہے جس کے پیچھے اللہ کی بڑی حکمت ہوتی ہے لہٰذا انسان کو کبھی اپنے رب کریم سے بدگمان نہیں ہونا چاہیے۔
- ❁ نظر، حسد، جادو وغیرہ کا معاملہ بہت پوشیدہ ہوتا ہے یہ دیگر دنیاوی، ظاہری امراض کی طرح نہیں کہ جن کے اسباب و وجوہات معلوم ہو جائیں، اگرچہ شرعی معالجین جو اس فن کے ماہر ہوتے ہیں وہ اندازہ لگا لیتے ہیں کہ مسئلہ کا تعلّق جسمانی بیماری سے ہے یا روحانی لیکن بالعموم عوام النّاس سے یہ بات مخفی ہوتی ہے، لہٰذا اس کا واحد حل وعلاج بس یہی ہے کہ انسان خود کو شیاطین انس وجن کے شر سے اللہ کی حفاظت میں دیدے اور اُس کی صورت یہی ہے کہ انسان دینی احکامات کی پابندی کرے اور ہر موقع کے شریعت سے ثابت شدہ یعنی مسنون اذکار و وظائف کا اہتمام کرے اور اگر مسئلہ میں واقع ہو جائے تو بجائے

خلافِ شرع امور کا سہارا لینے کے رقیہ شرعیہ (شرعی دم) سے اپنا علاج کرے۔

❀ نظرِ بد سے حفاظت کے لیے بطور اسباب اختیار کرتے ہوئے بالخصوص سورۃ الاخلاص، معوّذتین (وہ دوسورتیں کہ جن سے اللہ کی پناہ طلب کی جاتی ہے: سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) اور أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تین تین مرتبہ صبح وشام کے اذکار میں پڑھنا اور نظرِ بد کی مخصوص دعا کا پڑھنا مسنون و پسندیدہ عمل ہے۔

رقیہ کرنے سے پہلے کرنے والے کام

اہلِ علم کا کہنا ہے کہ رقیہ (دم کرنے) سے پہلے انسان کا اپنے تمام گناہوں سے خلوصِ دل اور توبہ کی شرائط کے ساتھ توبہ کرنا اور اللہ کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نمازوں کی پابندی کرنا، زندگی کے تمام امور میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا، ہمیشہ اللہ پر حسنِ ظن (اچھا گمان) رکھنا، اُسی پر بھروسہ کرنا اور یہ پختہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ قرآن ومسنون اذکار میں شفا اور رحمت ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ سے شفا کی مکمّل امید رکھنا، رقیہ شرعیہ اور دیگر تمام موقعوں پر پڑھے جانے والے اذکار و وظائف پر پابندی رکھنا اور شیاطین کے وسوسوں سے خود کو دور رکھنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ رقیہ صحیح طور پر اللہ کے حکم سے اثر انداز ہوسکے۔

رقیہ شرعیہ کی صورتیں

رقیہ شرعیہ کی دو صورتیں ہیں: ① قرآن کریم کی آیاتِ مبارکہ۔ ② رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ مسنون دعائیں واذکار۔

”قرآن کریم کی آیاتِ مبارکہ“ سے رقیہ شرعیہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّاۗلِّيْنَ ۝٧ (الفاتحہ)

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ

تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔ بدلے کے دن (یعنی قیامت کا) مالک ہے۔ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ہمیں سچی اور سیدھی راہ دکھا۔ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کا نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کا۔

الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ
اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٥ (البقرہ 1-5)

الم ''اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں پرہیز گاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں۔اور ہمارے دیئے ہوئے مال سے خرچ کرتے ہیں۔اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں'' ''یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں''۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ
وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا
يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ ۗ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝١٠٢ (البقرہ: ١٠٢)

اور (یہ یہود، تورات کے بجائے) اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (سیدنا) سلیمان (علیہ السلام) کی حکومت میں پڑھتے تھے۔سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا، بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر جادو اتارا گیا تھا۔ وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش

ہیں تو کفر نہ کر پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نہ نفع پہنچا سکے، اور وہ جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش کہ یہ جانتے ہوتے۔

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۖ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (البقرہ:۱۰۹)

ان اہل کتاب کے اکثر لوگ باوجود حق واضح ہو جانے کے محض حسد و بغض کی بنا پر تمہیں بھی ایمان سے ہٹا دینا چاہتے ہیں، تم بھی معاف کرو اور چھوڑو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم لائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (البقرہ:۱۳۷)

لہٰذا اللہ ان کے مقابلے میں آپ کو کافی ہے اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ (البقرہ:۱۶۳)

تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (البقرہ:۱۶۴)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزیں کو لئے ہوئے سمندروں میں چلنا۔ آسمان سے پانی اتار کر، مردہ زمین کو زندہ کر دینا اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رخ بدلنا، اور بادل، جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں عقلمندوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡدَادًا يُّحِبُّوۡنَهُمۡ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا
اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوۡ يَرَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اِذۡ يَرَوۡنَ الۡعَذَابَ ۙ اَنَّ الۡقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ
شَدِيۡدُ الۡعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ (البقرۃ: ۱۶۵)

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں، جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں کاش کہ مشرک لوگ جانتے جب کہ اللہ کے عذاب کو دیکھ کر (جان لیں گے) کہ تمام طاقت اللہ ہی کو ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے (تو ہرگز شرک نہ کرتے)۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى
الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ ۚ
وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا
يَـــُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ (البقرہ: ۲۵۵)

اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو اس کے سامنے ہے جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ جتنا چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین اور آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓـئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ
وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ۚ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا
وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا
اكۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا
حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ۗ
وَاغۡفِرۡ لَنَا ۗ وَارۡحَمۡنَا ۗ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ (البقرہ: ۲۸۵-۲۸۶)

رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اترے اور مومن بھی ایمان لائے یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے، لانھوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لئے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے، اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِیۡلَ ﴿۳﴾ مِنۡ قَبۡلُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡهِ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ﴿۵﴾ (آل عمران: ۱-۵)

الم۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور سب کا نگہبان ہے، جس نے آپ پر حق کے ساتھ اس کتاب کو نازل فرمایا ہے، جو اپنے سے پہلے کی تصدیق کرنے والی ہے، اسی نے اس سے پہلے تورات اور انجیل کو اتارا تھا، اس سے پہلے، لوگوں کو ہدایت کرنے والی بنا کر، اور قرآن بھی اسی نے اتارا، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے، بدلہ لینے والا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ پر زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًۢا بِالۡقِسۡطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۱۸﴾ (آل عمران: ۱۸)

اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾ (آل عمران: ۲۸-۲۶)

آپ کہہ دیجئے اے اللہ! اے تمام جہان کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں لے جاتا ہے، تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے، تو ہی ہے کہ جسے چاہتا ہے بے شمار روزی دیتا ہے، مومنوں کو چاہئے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں مگر یہ کہ ان کے شر سے کسی طرح بچاؤ مقصود ہو، اور اللہ تعالیٰ خود تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ جانا ہے۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿ۙ﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران: ۱۹۱-۱۹۰)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾ (النساء: ۵۴)

یا یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے، پس ہم نے تو آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت بھی دی ہے اور بڑی سلطنت بھی عطا فرمائی ہے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبٰرَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ، اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۔ (الاعراف ۵۴-۵۵)

بیشک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا ہے، پھر عرش پر قائم ہوا، وہ رات سے دن ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ رات اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے، اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یادرکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کے بھی اور چپکے چپکے بھی واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نہ پسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۶﴾ (الأعراف: ۵۶)

اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے، فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صٰغِرِينَ ﴿۱۱۹﴾ ۔ (الاعراف ۱۱۷-۱۱۹)

ہم نے موسیٰ (علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دیجئے! سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا، پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا۔ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے۔

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ

قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۴﴾ (التوبہ:۱۴)
ان سے تم جنگ کرو اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا، انہیں ذلیل ورسوا کرے گا، تمہیں ان پر مدد دے گا اور مسلمانوں کے سینوں (سے جلن مٹا کران) کو ٹھنڈا کر دے گا۔

ثُمَّ اَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَـتَهٗ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَعَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۔ (التوبہ:۲۶)
پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر تسکین نازل فرمائی۔

فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَـتَهٗ عَلَيۡهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا ۔ (التوبہ:۴۰)
پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی طرف سے سکون قلب نازل کیا اور ایسے لشکروں سے اس کی مدد کی جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ مَّوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوۡرِ ۙ وَهُدًى
وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۷﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ مَّوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى
الصُّدُوۡرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۷﴾ (یونس:۵۷-۵۸)
اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔ آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہئے۔ وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کررہے ہیں۔

وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ ائۡتُوۡنِىۡ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيۡمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰٓى اَلۡقُوۡا
مَاۤ اَنۡتُمۡ مُّلۡقُوۡنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّاۤ اَلۡقَوۡا قَالَ مُوۡسٰى مَا جِئۡتُمۡ بِهِ ۙ السِّحۡرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبۡطِلُهٗ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصۡلِحُ عَمَلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۸۱﴾ (یونس:۷۹-۸۱)
اور فرعون کہنے لگا کہ ہر ماہر جادوگر کو میرے پاس حاضر کرو۔ پھر جب سب جادوگر آ گئے تو انھیں موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: جو کچھ تم نے پھینکنا ہے پھینکو۔ جب وہ پھینک چکے تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: جو کچھ تم لائے ہو وہ جادو ہے۔ اللہ ابھی اسے مٹا ڈالے گا۔ اللہ فسادیوں کے کام کو سنوارا نہیں کرتا۔

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيۡثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيۡثَةِ ۨاجۡتُثَّتۡ مِنۡ فَوۡقِ الۡاَرۡضِ مَا لَهَا مِنۡ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾

اور ناپاک بات کی مثال گندے درخت جیسی ہے جو زمین کے کچھ ہی اوپر سے اکھاڑ لیا گیا۔
اسے کچھ بات تو ہے نہیں۔ (ابراہیم 26:)

ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ (النحل:۶۹)
اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی پھرتی رہ، ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾
اور ہم قرآن میں جو کچھ نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لئے تو شفا اور رحمت ہے مگر ظالموں کے خسارہ میں ہی اضافہ کرتا ہے۔ (الاسراء 82)

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾۔ (طه ۶۵-۶۹)
کہنے لگے اے موسیٰ! یا تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں۔ جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو، اب تو موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں، پس موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے دل ہی دل میں ڈر محسوس کیا۔ ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا۔ اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے، انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا (طه:۱۰۵)
وہ آپ سے پہاڑوں کی نسبت سوال کرتے ہیں، تو آپ کہہ دیں کہ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۝۱۱۵ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۝۱۱۶ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ۝۱۱۷ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۝۱۱۸ ۔ (المومنون۱۱۵-۱۱۸)

کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں بے کار ہی پیدا کر دیا اور تم ہمارے ہاں لوٹ کر نہ آؤ گے؟'' پس اللہ تعالیٰ بہت بلند شان والا ہے۔ وہی حقیقی بادشاہ ہے، اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور الٰہ کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے پروردگار کے سپرد ہے۔ ایسے کافر کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ۝۸۰ ۔ (الشعراء۸۰)

اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ۝ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ (الصافات:۱-۱۰)

قسم صف باندھنے والے (فرشتوں) کی۔ پھر پوری طرح ڈانٹنے والوں کی۔ پھر ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والوں کی۔ یقیناً تم سب کا معبود ایک ہی ہے۔ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں اور مشرقوں کا رب وہی ہے۔ ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا۔ اور حفاظت کی سرکش شیطان سے۔ عالم بالا کے فرشتوں (کی باتوں) کو سننے کے لئے وہ کان بھی نہیں لگا سکتے، بلکہ ہر طرف سے وہ مارے جاتے ہیں۔ بھگانے کے لئے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔ مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو (فوراً ہی) اس کے پیچھے دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ (فصلت: ۴۴)

اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ عربی رسول؟ آپ کہہ دیجئے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت وشفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں تو (بہرا پن اور) بوجھ ہے اور یہ ان پر اندھا پن ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بہت دور دراز جگہ سے پکارے جا رہے ہیں۔

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔۔ (الاحقاف: ۳۱)

اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی بات مان لو اور اس پر ایمان لے آؤ، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۔ (الفتح: ۴)

وہی (اللہ) ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون اور اطمینان ڈال دیا تاکہ اپنے ایمان کے ساتھ ہی ساتھ اور بھی ایمان میں بڑھ جائیں۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۔ (الفتح: ۲۶)

سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقوے کی بات پر جمائے رکھا۔

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ (الرحمن: ۳۶-۳۱)

(جنوں اور انسانوں کے گروہو!) عنقریب ہم تمہاری طرف پوری طرح متوجہ ہو جائیں گے۔

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟۔اے گروہ جنات وانسان! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکل جانے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو! بغیر غلبہ اور طاقت کے تم نہیں نکل سکتے۔ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟۔تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم مقابلہ نہ کرسکو گے۔ پھر اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾ (الحشر:٢١-٢٤)

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہوکر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، چھپے کھلے کا جاننے والا مہربان اور رحم کرنے والا۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا، نگہبان، غالب زور آور، اور بڑائی والا، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔ وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا وجود بخشنے والا، صورت بنانے والا، اسی کے لیے (نہایت) اچھے نام ہیں، ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے، اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿٤﴾ (الملك:٣-٤)

جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (تو اے دیکھنے والے) اللہ رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے گا، دوبارہ (نظریں ڈال کر) دیکھ لے کیا کوئی شگاف بھی نظر آرہا ہے۔ پھر

دوہرا کر دو دو بار دیکھ لے تیری نگاہ تیری طرف ذلیل (وعاجز) ہو کر تھکی ہوئی لوٹ آئے گی۔

وَاِنۡ يَّكَادُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَيُزۡلِقُوۡنَكَ بِاَبۡصَارِهِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكۡرَ وَيَقُوۡلُوۡنَ اِنَّهٗ لَمَجۡنُوۡنٌ ۘ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۵۲﴾ (القلم: ۵۲-۵۱)

اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں، جب کبھی قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے۔ درحقیقت یہ (قرآن) تو تمام جہان والوں کے لیے سراسر نصیحت ہی ہے۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَّهۡدِیۡۤ اِلَى الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنۡ نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ﴿۲﴾ (الجن: ۳-۱)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔ جو راہ راست کے طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان چکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔ اور بیشک ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے نہ اس نے کسی کو (اپنی) بیوی بنایا ہے نہ بیٹا۔

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲﴾ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ﴿۳﴾ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ﴿۴﴾ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِیَ دِيۡنِ ﴿۶﴾ (الکافرون۔ ۶-۱)

آپ کہہ دیجیے: اے کافرو! جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اس کی عبادت نہیں کر سکتا اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم (اور تمہارے آباء واجداد) عبادت کرتے رہے اور نہ ہی تم عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین۔

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ﴿۳﴾ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔ (الاخلاص)

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ (الفلق)

آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ (لگا کران) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی) اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۙ الۡخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶ (الناس)

آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے مالک کی۔ لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)۔ اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو (وسوسہ ڈال کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ (خواہ) وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے۔

رقیہ شرعیہ کے مسنون اذکار و دعائیں

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ۔

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی (جو) سننے والا ہے، شیطان مردود سے، اس کی دیوانگی سے، اس کے کبر سے اور اس کے شعروں سے۔ (سنن ابی داود، حدیث: 776)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حَسۡبِىَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ۝۱۲۹ (7 مرتبہ)

مجھے اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ (سنن ابی داود 4/ 321)

بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِىۡ لَا يَضُرُّ مَعَ اسۡمِهٖ شَىۡءٌ فِى الۡاَرۡضِ وَ لَا فِى السَّمَآءِ وَ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ (3 مرتبہ)

اس اللہ کے نام سکے ساتھ جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاسکتی، زمین کی ہو یا آسمان کی، اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ (سنن ابی داود 4/ 323)

اپنا ہاتھ درد والی جگہ پر رکھے اور تین بار بسم اللہ پڑھ کر سات بار یہ دعا پڑھے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ

''میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے وسیلہ سے پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو مجھے لاحق ہے یا جس کے لاحق ہونے کا مجھے خدشہ ہے''۔(صحیح مسلم 4/1728)

أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

اے لوگوں کے رب! اس بیماری کو دور فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے، ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری باقی نہ چھوڑے۔(صحیح بخاری 10/206)

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

میں اللہ تعالیٰ کے کامل اور پر اثرات کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان، تکلیف دہ جانور اور نظر بد سے محفوظ رہنے کے لیے۔(صحیح بخاری 6/408)

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس کی مخلوق کے شر سے۔(صحیح مسلم 2/1728)

یہ دم جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا:

بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ

اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو ایذا پہنچاتی ہے ہر نفس کی شرارت سے یا حسد کرنے والی آنکھ سے اللہ آپ کو شفا دے گا اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں (مسلم:2186، ترمذی:972، مسند احمد)

مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَّشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ

اللہ کے نام کے ساتھ، وہ اللہ تجھے ہر بیماری سے شفا دے گا اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر نظر بد کے شر سے۔(السلسلہ الصحیحہ 2060)

اَسْئَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ (7 مرتبہ)

میں سوال کرتا ہوں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرشِ عظیم کا رب ہے کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمائے۔ (سنن ابی داود 3/187)

بچوں کو پناہ میں دینا نیز نظر بد کی دعا

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن و سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو پناہ میں دیتے تو کہتے:

اُعِيْذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

میں تم دونوں کو ہر شیطان، موذی جانور اور نظر بد سے اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ میں دیتا ہوں۔

اور فرماتے کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام ان کلمات کے ساتھ اسماعیل و اسحاق علیہما السلام کو پناہ میں دیتے تھے۔ (بخاری: 3371)

ایک کیلئے اُعِيْذُكَ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

رقیہ شرعیہ کا طریقہ

رقیہ، دَم کون کرے؟

افضل و بہتر یہی ہے کہ انسان خود اپنے آپ پر رقیہ (دم) کرے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود پر روزانہ رات کو دم کیا کرتے تھے۔ البتہ کسی موحّد (توحید والے)، دیندار و نیک شخصیت سے رقیہ دم کرانا بھی شرعاً جائز ہے جیسا کہ سیدنا جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حسن و حسین رضی اللہ عنہما و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم پر دم کرنا

ثابت ہے۔

رقیہ کیسے کریں؟

رقیہ یعنی دم کرنے و پڑھنے والا اپنے دائیں ہاتھ کو درد و بیماری کی جگہ پر رکھے اور مذکورہ رقیہ شرعیہ یعنی قرآنی آیات کی تلاوت کرے اور مسنون داذ کار و دعائیں پڑھے اور اگر چاہے تو بار بار تکرار کے ساتھ بھی پڑھ سکتا ہے۔

❁ اسی طرح مذکورہ رقیہ شرعیہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ یا آخر میں یا ایک ایک یا بعض آیت و ذکر کے اختتام پر مریض کو ''نفث'' کرنا یعنی (ایسی پھونک کہ جس میں ہلکا سا تھوک شامل ہو) جسے عرفِ عام میں تھتکارنا کہتے ہیں بھی جائز ہے۔

❁ اسی طرح یہ عمل پانی پر بھی کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ ''نفخ'' خالی پھونک نہ ہو بلکہ ''نفث'' یعنی (ایسی پھونک ہو کہ جس میں ہلکا سا تھوک شامل ہو) جسے تھتکارنا کہتے ہیں بھی جائز ہے۔ اُس پانی کو مریض پی بھی سکتا ہے اور اُس سے کسی پاک جگہ غسل بھی کر سکتا ہے، غسل کی صورت میں اُس پانی کو ناپاک جگہ یا ایسی جگہ جہاں ناپاک پانی جمع ہوتا یا جاتا ہو جیسے حمام وغیرہ کی نالیوں میں وہاں نہ بہا جائے۔

❁ اور اسی طرح یہ عمل زیتون وغیرہ کے تیل پر کر کے حسد شدہ یا نظر و سحر (جادو) شدہ شخص کو دھونی بھی جا سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

آخر میں چند قابلِ توجہ باتیں

مذکورہ اعمال کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ انسان شرک و بدعات اور اُن کی تمام صورتوں کو پہچانے، سمجھے اور اُس سے بہرصورت اجتناب برتے، اسی طرح فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ صبح و شام کے مخصوص مسنون اذکار کی لازمی پابندی رکھے اور تمام موقعوں پر پڑھے جانے والے مسنون اذکار و وظائف کا بھی خیال رکھے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ وآخرُ دعوانا ان الحمدُ للہ ربّ العالمین

المدینہ اسلامک ریسرچ سینٹر

مدینہ یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اسکالرز کی زیرِ سرپرستی قائم تعلیمی، تحقیقی، تبلیغی ورفاہی ادارہ

ایک ایسا ادارہ جو خالصتاً قرآن وسنت کی روشنی میں:

☆ تمام تر تعصّبات سے بالاتر رہ کر دینِ اسلام کی خدمت، شعائرِ اسلام کے دفاع اور امتِ مسلمہ کے عقائد وافکار واعمال کی اصلاح کے لئے مصروفِ عمل ہے۔

☆ نظریاتی و عملی فتنے اور دیگر باطل افکار ونظریات کا مدلل رد خالص علمی انداز میں پیش کرتا ہے۔

☆ تحقیق وتالیف کے میدان میں فکری ونظریاتی، مالی معاملات اور دیگر جدید مسائل میں تفصیلی و مدلل تجزیہ اور شرعی حل تجویز کرتا ہے۔

☆ الیکٹرانک میڈیا میں اپنی ویب سائٹ :www.islamfort.com اور سوشل میڈیا کے ذریعہ تمام دنیا میں دینِ اسلام کی نشر واشاعت کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔

☆ آپ کی زندگی سے متعلقہ تمام شرعی مسائل کا حل زبانی، تحریری اور آن لائن ہر طرح سے پیش کرتا ہے۔

☆ ہر عمر اور ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے مرد وخواتین کے لئے مختلف اوقات میں دینی و دنیاوی تعلیم وتربیت کا اہتمام کرتا ہے۔

☆ معاشرے میں غرباء ومساکین، یتیم وبیواؤں اور مستحق افراد کی حسبِ مقدور کفالت کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

آیئے دینِ اسلام کی سربلندی کے اس عظیم مشن میں
''المدینہ اسلامک ریسرچ سینٹر'' کا ساتھ دیجئے۔

 021-35896959

 info@islamfort.com

 fb.com/islamfort1

 www.islamfort.com

